لا تبقی بیت وبر ولا مدر الا ادخلہ اللہ اسلام (او کما قال) کا ظہور بدرجۂ اتم ہو جائے ۔

★

کافی دنوں سے ایک نئے ضابطۂ اخلاق کا ذکر اخبارات کی زینت بنا ہوا ہے۔ یہ ضابطۂ اخلاق کس کے لئے ہے۔؟ چوروں کے لئے، ڈاکوؤں کے لئے، غداروں کے لئے۔؟ فحاشی اور بداخلاقی کے مراکز اور علمبرداروں کے لئے۔؟ نہیں بلکہ علماء امت کے لئے پہلے اخبارات کے لئے ضابطۂ اخلاق تھا، پھر فلموں کا ضابطۂ اخلاق بنا۔ اور اب امت کے اس گروہ کے لئے ضابطۂ اخلاق جس کا مقام خود ہر دور میں معلم اخلاق اور مربی امت کا رہا جنہیں اس نبی ؐ کی وراثت کا منصب نشین کہا جاتا تھا، جن کے فریضۂ اساسی میں تعلیم کتاب، تہذیب نفوس اور تربیت اخلاق شامل تھا۔ اسلامی تاریخ کے عہد زوال میں جابر اور فاسق حکمران اور سلاطین بھی اس طبقہ سے واقعی نہ سہی سیاستہً سہی رہنمائی خیر خواہی اور نصیحت کے طلبگار ہوتے اور اپنے شہزادوں سے ان معلمین اخلاق کے جوتے سیدھے کرواتے۔ اب امت کے یہ اتالیق، یہ استاذ، یہ رہنما یہ وارثین انبیاء نیرنگئ روزگار کے ہاتھوں اس مقام پہ پہنچ گئے کہ ان معلمین اخلاق کو سرکاری اہتمام میں تعلیم اخلاق کی ضرورت محسوس کی گئی اور عوامی حکومت نے چاہا کہ عوام کو علماء کی بداخلاقیوں سے نجات دیدی جائے۔ محترم وزیر مذہبی امور کی سرکردگی میں علماء (؟) کی ایک اتحاد کمیٹی نے علماء کے لئے ضابطۂ اخلاق کی منظوری دیدی ہے۔ اس ضابطہ کا مقصد جو بتایا گیا ہے۔ اس کا خلاصہ مختصر الفاظ میں ـــ تقریب بین المذاہب ـــ ہے۔ یعنی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان اختلافات کو روکنا یکجہتی کو فروغ دینا۔ اصل مقصد یعنی مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور یگانگت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ اور اصل مقصد پر ہم اگلی فرصت میں انشاء اللہ تفصیلی گفتگو کریں گے۔ مگر اس وقت صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ مذاہب اور فرقوں میں مفاہمت کوئی مشینی عمل نہیں۔ نہ اسے آئینی ہتھکنڈوں اور قانونی اوزار سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کا تعلق خارجی سے زیادہ اندرونی عوامل سے ہے۔ یعنی نظریہ سے، دل سے، عقیدہ سے اور ضمیر و ایمان سے، ایسی کوئی بھی کوشش جتنی بھی مخلصانہ کیوں نہ ہو اس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی جب تک مفاہمت کی عمارت کو اس کی فطری بنیادوں پر استوار نہ کیا جائے اور مفاہمت کے فطری اور بنیادی راستوں کو (جنہیں قرآن مجید اور پھر نبی کریم علیہ السلام نے اپنے گرامی ناموں میں۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم میں اشارہ فرمادیا۔) چھوڑ کر اور راستے اختیار کرنا بجائے خیر کے شر میں اضافہ کا موجب بن سکتے ہیں ـــ اس فرصت میں اس مقصد مفاہمت کی تفصیلات میں گئے بغیر ہم صرف ان خدشات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ضابطۂ

اخلاق اور اسکی قانونی جکڑ بندیاں کیا صرف اس مقصد تک محدود رہ سکیں گی۔؟ آقائے دوجہاںؐ کی شانِ ختم نبوت، حجیت حدیث کا دفاع اور وکالت، کیا اس ضابطہ کی زد میں نہیں آئیں گے۔ غیر اسلامی اور غیر محمدی ازموں کا نقد و محاسبہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیا فاسق سے فاسق اور ظالم سے ظالم کسی بھی حکومتِ وقت پر تنقید۔ "اطاعت اولوالامر" کی دفعہ کی نافرمانی نہیں ہوگی۔ ہم اس ضابطہ اخلاق کو ترتیب دینے والے شیعہ اور سنّی مسلمانوں کی نمائندگی کے دعویدار ارکان کے اخلاق و سیرت کو جب دیکھتے ہیں تو بجا طور پر ہمیں خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس طرح اب اس ضابطہ کے ذریعہ وہ تقسیم ہی ختم کردینا چاہتے ہیں جو اسلامی تاریخ میں ہمیشہ علماء سوء اور علماء حق کے درمیان چلی آرہی ہے۔ اور اس طرح وہ چاہتے ہیں کہ دورِ حاضر کے ابوالفضل اور فیضی قسم کے مولویوں کو پورے اطمینان اور یکجہتی سے حکومت کے ہر اچھے برے اقدام پر احسنت و صدقت کے نعرہ ہائے تحسین بلند کرنے کی کھلی آزادی مل سکے اور کوئی روکنے ٹوکنے کی "بد اخلاقی" کر ہی نہ سکے۔ کیا ہماری حکومت اب علماء کو اس ضابطۂ اخلاق کا پابند بنانا چاہتی ہے۔ جس کا نمونہ کمیٹی کے شیعہ اور سنّی نمائندگی کرنے والے مؤقر ارکان اپنے "اسوۂ حسنہ" سے دین کے بارہ میں پیش کر رہے ہیں۔ یعنی ہر حکومت پر ایمان و ضمیر کا سودا بیچنا، ہر حکومت سے عہدوں مناصب اور پرمٹوں کا فائدہ لینا، حبّ جاہ و مال میں ہر منکر و غیر منکر کی تمیز ختم کردینا۔ ضرورت ہو تو ایکٹریسوں کے ساتھ بھی تصاویر کھنچوا دینا، یہودیوں کی تجارتی فرموں کے انعامی بانڈوں کی قرعہ اندازی بھی کرلینا اور اپنے "مقدس" ہاتھوں سے ہندوؤں کو عمرہ کے ٹکٹ تھما دینا۔ یا شیعوں کا وہ رسوائے زمانہ نصیر الاجتہادی جس نے بڑی ڈھٹائی سے ٹیلیویژن پر یہاں کی ۹۵ فیصد آبادی کے محبوب اور مقتداء جماعت صحابۂ کرامؓ پر طعن و تشنیع اور تبرا بازی کی اور اس طرح پاکستان کی سب سے بڑی بے حیائی اور بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ اب یہ لوگ مسلمانوں اور شیعوں کے نمائندہ بن کر علماء کے لئے ضابطۂ اخلاق بنائیں گے۔؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہالی وڈ کی فلمساز کمپنی اب لیبیا کے تعاون سے محمد عربی علیہ السلام کی ذاتِ اقدس پر فلم بنا رہی ہے۔ اور مسلمان بجا طور پر انسانی تاریخ کی اس سیاہ ترین شرمناک سازش پر تڑپ اٹھے ہیں۔ اس لئے کہ یہ محسنِ انسانیتؐ کے خلاف انسانیت دشمن کافروں کی ایک بین الاقوامی گٹھ جوڑ ہے۔ ہم اس سلسلہ میں مغرب کے بے حس حکمرانوں بے حیا پریس اور بے مغز عوام سے شکوہ کریں بھی تو کس بنیاد پر کہ جن کے ہاتھوں اپنے انبیاء اور مقدسین کی عظمت سر بازار تار تار کی جارہی ہے۔